ازعدالت عظمیٰ

9اپریل
1959

شری چندرکا پرساد ترپتی

بنام

شری شیو پرساد چنپوریاو دیگر

(بی پی سنہا، پی بی گجیندرگڈکر اور کے این وانچو، جسٹس صاحبان)

انتخابی درخواست-ضمانتی ڈپازٹ-ڈپازٹ میں کوتاہی کے لیے انتخابی ٹربیونل کی طرف سے درخواست کو مسترد کرنا-عدالت عالیہ میں اپیل، اگراہل ہو- عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 (43 بابت 1951)، ذیلی دفعہ 90, (3) 98اور -116اے اور117۔

جواب دہندہ Iنے اپیل کنندہ کے انتخاب کو چیلنج کرتے ہوئے ایک انتخابی عرضی دائر کی۔ عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ117 کے تحت جمع کرنے کے لیے درکار ضمانت کیلئے درج ذیل شرائط میں بنایا گیا تھا۔

بارگی اسمبلی حلقہ نمبر97 ، ضلع جبل پور، مدھیہ پردیش کی انتخابی عرضی کے لیے ضمانتی ڈپازٹ۔بھارتیہ الیکشن کمیشن، نئ دہلی کے حکم سے قابل بازادائی۔ "

انتخابی ٹربیونل کے سامنے اپیل کنندہ نے ایک درخواست دائر کی جس میں الزام لگایا گیا کہ دفعہ117 کی توضیعات کی عدم تعمیل ہوئی ہے۔ چونکہ (i) ڈپازٹ الیکشن کمیشن کے سکریٹری کے حق میں نہیں تھا، اور (ii) رقم صرف ڈپازٹر کو واپس کرنے کے قابل تھی اور درخواست گزار کو قابل ادائیگی نہیں ہوگی اگر درخواست دفعہ 90 (3).کے تحت مسترد کردی گئی تھی۔ٹریبونل نے اعتراضات کو برقرار رکھا اور دفعہ(3) 90کے تحت درخواست کو مسترد کر دیا۔جواب دہندہ iنے ایکٹ کی دفعہ116 کے تحت عدالت عالیہ میں اپیل کو ترجیح دی۔عدالت عالیہ نے اپیل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کی اجازت دی، ٹریبونل کے حکم کو کالعدم قرار دیا اور درخواست کو مقدمے کی سماعت کے لیے واپس بھیج دیا۔اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ عدالت عالیہ میں کوئی اپیل نہیں تھی اور دفعہ 117 کی توضیعات کی عدم تعمیل ہوئی ہے۔

یہ مانا گیا کہ ایکٹ کی دفعہ116اے کے تحت عدالت عالیہ میں دفعہ (3) 90 کے تحت ٹریبونل کے ذریعے انتخابی عرضی کو مسترد کرنے کے خلاف اپیل کی گئی ہے۔ ٹریبونل کی طرف سے دفعہ90(3) کے تحت درخواست کے مقدمے کی سماعت کے اختتام پر صادر کردہ حکم نامہ منظور کیا گیا تھا اور دفعہ98 کے تحت ٹھوس اور قانونی تھا۔ ایک بار جب ٹریبونل کو انتخابی عرضی سونپی گئی تو سماعت شروع ہوئی اور ٹریبونل کی طرف سے صادر کیا گیا کوئی بھی حکم نامحبس نے سماعت کو ختم کیا وہ سماعت کے اختتام پر ایک حکم نامہ تھا۔

ہریش چندر باجپائی بمقابلہ ترلوکی سنگھ، [1957] ایس سی آر370 ، کا حوالہ دیا گیا۔

گلشیر احمد بمقابلہ انتخابی ٹریبونل، اے۔ آئی۔ آر۔ 1958 مدھ پردیش۔پرا۔224 ، منظور شدہ۔

مزید کہا گیا کہ ایکٹ کی دفعہ 117 کی توضیعات کی خاطر خواہ تعمیل کی گئی تھی۔ دفعہ 117 کی سختی سے یا تکنیکی طور پر تشریح نہیں کی جانی تھی اور اس کے تقاضوں کی خاطر خواہ تعمیل کی گئی تھی،اس معاملے میں ضمانتی زیر بحث انتخابی عرضی کے سلسلے میں کی گئی تھی اور اسے الیکشن کمیشن کے کھاتوں میں جمع کیا گیا تھا۔ "قابلبازادائی" الفاظ کا استعمال الیکشن کمیشن کو کامیاب فریق کو رقم کی ادائیگی کا حکم دینے سے نہیں روکے گا۔

کامراج نادر بمقابلہ کنجو تھیور، اے آئی آر۔ [1958] ایس سی687 ، نے درخواست دی۔

اپیلیٹ دائرہ اختیار دیوانی :کی دیوانی اپیل نمبر343 بابت1958

1957 کے الیکشن درخواستمقدمہ نمبر 1 میں انتخابی ٹریبونل جبل پور کے 5 دسمبر 1957 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والی 1957 کی پہلی اپیل نمبر 141 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے 8 مارچ 1958 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کے لیے:جی۔ سی۔ ماتھر،

جواب دہندہ نمبر1 کے لیے: پی راما ریڈی اور آر ماہالنگیئر۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

9 اپریل 1959.عدالت کا فیصلہ جسٹس گجیندر گڈکر، نے سنایا۔

جسٹس گجیندر گڈکر، خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل مدعا علیہ نمبر1 (320 بابت 1957)کی طرف سے الیکشن کمیشن، نئی دہلی کے سامنے دائر کی گئی ایک انتخابی عرضی سے پیدا ہوتی ہے، جس میں انہوں نے درخواست کی تھی کہ بارگی حلقہ سے مدھیہ پردیش قانون ساز اسمبلی کے لیے اپیل کنندہ کا انتخاب کالعدم قرار دیا جائے اور یہ کہ مزید اعلان کیا جائے کہ وہ خود ہیمذکورہ حلقے سے باضابطہ طور پر منتخب ہوئے تھے۔زیر بحث انتخابات کے لیے ووٹنگ 9 مارچ 1957 کو ہوئی اور 12 مارچ 1957 کونتیجہ کا اعلان کیا گیا۔انتخابات میں کھڑے ہونے والے تین امیدواروں میں سے اپیل کنندہ نے 9308 ووٹ، مدعا علیہ 1نے18019 ووٹ اور تیسرے امیدوار، مدعا علیہ2، نے 3210 ووٹ حاصل کیے۔

مدعا علیہ 1 کی طرف سے دائر درخواست انتخابی ٹربیونل جبل پور کو مقدمے کی سماعت کے لیے سونپی گئی تھی۔ 12اکتوبر 1957 کو اپیل کنندہ نے انتخابی ٹربیونل کے سامنے عوامی نمائندگی ایکٹ،1951 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے)کے دفعہ90 ،ذیلی دفعہ(3)کے تحت یہ الزام لگاتے ہوئے اعتراض دائر کیا، کہ مدعا علیہ 1 نے اخراجات کے لیے ضمانت جمع کرنے کے حوالے سے ایکٹ کی دفعہ 117کی توضیعات کیتعمیل نہیں کی تھی۔ اور یہ استدعا کی کہ اس کی انتخابی عرضی کو ایکٹ کی دفعہ90،ذیلی دفعہ(3)کے تحت اس بنیاد پر خارج کر دیا جائے۔ مدعا علیہ 1 نے ان الزامات سے اختلاف کیا اور زور دے کر کہا کہ ایکٹ کی دفعہ90ذیلی دفعہ(3)کے تحت ان کی درخواست کو مسترد کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

5 دسمبر 1957 کو صادر کیے گئے اپنے حکم سے انتخابی ٹربیونل نے فیصلہ دیا کہ دفعہ 117کی توضیعات لازمی تھیاور یہ کہ جواب دہندہ1 نے ان کی تعمیل نہیں کی تھی۔نتیجے میں اپیل کنندہ کی طرف سے دائر درخواست کی اجازت دی گئی، اس کے اعتراض کو برقرار رکھا گیا اور مدعا علیہ کی طرف سے پیش کردہ انتخابی عرضی کوایکٹ کی دفعہ 90،ذیلی دفعہ(3)کے تحت مسترد کر دیا گیا۔

27دسمبر 1957 کے، مدعا علیہ 1 نے اپیل نمبر (141 بابت 1957) کےمذکورہ حکم کے خلاف جبل پور مدھیہ پردیش کی عدالت عالیہ میں اپیل کو ترجیح دی۔عدالت عالیہ میں اپیل کنندہ کی جانب سے ابتدائی اعتراض پر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

زور دیا گیا کہ مدعا علیہ 1 کی طرف سے پیش کی گئی اپیل ایکٹ کی دفعہ 116 کے تحت نااہل تھی۔ اس اعتراض کو مسترد کر دیا گیا اور اپیل کی اہلیت پر عدالت عالیہ نے غور کیا۔اہلیت پر عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ مدعا علیہ نے دفعہ 117 کے تحت کافی حد تک تعمیل کی ہے۔اور اس لیے انتخابی ٹربیونل کی طرف سے مدعا علیہ 1 کی طرف سے دائر انتخابی عرضی کو مسترد کرنے کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا گیا اور مذکورہ درخواست کو قانون کے مطابق نمٹانے کے لیے انتخابی ٹربیونل کو واپس بھیج دیا گیا۔ 22 فروری 1958 کو اپیل کنندہ نے فٹنس سرٹیفکیٹ کے لیے عدالت عالیہ میں درخواست دی لیکن اس کی درخواست مسترد کر دی گئی۔اس کے بعد اپیل کنندہ نے 14 اپریل 1958 کو اس عدالت سے اپیل کرنے کے لیے خصوصی اجازت کے لیے درخواست دی اور اسے حاصل کیا۔اس طرح یہ اپیل اس عدالت میں آئی ہے۔

پہلا نقطہ جو اس اپیل میں ہمارے فیصلے کا مطالبہ کرتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ درست تھا کہ مدعا علیہ 1 کی طرف سے اس کے سامنے پیش کی گئی اپیل اہل تھی۔اپیل کنندہ کی دلیل ہے کہ اعتراض شدہ حکم دفعہ 90 ذیلی دفعہ (3)کے تحت منظور کیا گیا تھا۔اور دفعہ 116 کے تحت اس طرح کے حکم کے خلاف کوئی اپیل فراہم نہیں کی جاتی ہے۔ دفعہ 116 اے میں کہا گیا ہے کہ ٹریبونل کے ذریعے دفعہ 98 یا 99 کے تحت دیے گئے ہر حکم کے خلاف ایسی ریاست کے عدالت عالیہ میں اپیل ہو گی جہاں ٹرابیونل قایم کیا گیا ہو۔ہم موجودہ اپیل میں دفعہ 99 سے متعلق نہیں ہیں۔مدعا علیہ 1 کا معاملہ یہ ہے کہ اصل مادہ اور قانون میں اعتراض کیا گیا ہے۔اعترض شدہ حکم کو دفعہ 98 کے تحت منظور کیا گیا متصور کیا جانا چاہیے۔یہ وہ نظریہ ہے جو عدالت عالیہ نے لیا ہے اور ہم مطمئن ہیں کہ عدالت عالیہ درست ہے۔

یہ سچ ہے کہ شرائط اور شکل میں حکمنامہ دفعہ 90،ذیلی دفعہ (3)کے تحت منظور کیا گیا تھا۔اور یہ بھی سچ ہے کہ اپیل پر ترجیح دینے کا حق قانون کی تخلیق ہے اور کسی بھی اپیل کو اس وقت تک مجاز نہیں ٹھہرایا جا سکتا جب تک کہ یہ ظاہر نہ ہو کہ ایسا حق متعلقہ قانونی شق سے ہی آتا ہے۔یہ فیصلہ کرنے کے لیے کہ آیا دفعہ 90 ذیلی دفعہ (3)کے تحت کوئی حکم منظور ہوا ہے یا نہیں۔ قانون میں اور مادے میں دفعہ 98 کے تحت منظور شدہ حکم کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ مذکورہ دو حصوں کی توضیعات کے دائرہ کار اور اثر پر غور کرنا مناسب ہوگا۔دفعہ 98 (اے)میں کہا گیا ہے کہ انتخابی درخواست کے مقدمے کی سماعت کے اختتام پر ٹریبونل انتخابی درخواست کو مسترد کرنے کا حکم

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دے گا۔اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ معاملے میں انتخابی ٹربیونل نے مدعا علیہ 1 کی طرف سے دائر انتخابی عرضی کو خارج کر دیا ہے۔لیکن اپیل کنندہ کی دلیل ہے کہ اس برطرفی کو دفعہ 98 (a) کے تحت نہیں کہا جا سکتا۔کیونکہ عرضی کو خارج کرنے کا حکم انتخابی عرضی کے مقدمے کی سماعت کے اختتام پر منظور نہیں کیا گیا ہے۔یہ دلیل اچھی طرح سے قائم نہیں ہے۔دفعہ 90 ، ذیلی دفعہ (3) جس کے تحت متنازعہ حکم منظور ہونے کا دعوی پی ٹی VI کے باب III میں ہوتا ہے۔ جو انتخابی درخواستوں کے مقدمے سے متعلق ہے۔دوسرے لفظوں میں،دفعہ 90 ، ذیلی دفعہ (3) انتخابی عرضی کی سماعت شروع ہونے کے بعد ٹربیونل کو انتخابی عرضی کو خارج کرنے کا اختیار دیتا ہے۔باب III کی اسکیم واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ ایک بار انتخابی درخواست کو دفعہ 86 کے تحت مقدمے کی سماعت کے لیے انتخابی ٹربیونل کو بھیجا جاتا ہے۔ ٹربیونل کے پاس عرضی ہوتی ہے اور اس کے سامنے تمام کارروائی مذکورہ عرضی کے مقدمے کی کارروائی ہوتی ہے۔دفعہ 85 سے پتہ چلتا ہے کہ ذیلی دفعہ 82 ,81 اور 117 کی توضیعات تعمیل کرنے میں ناکامی پر الیکشن کمیشن کو انتخابی عرضی کو مسترد کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

اگر الیکشن کمیشن اپنے دائرہ اختیار کا استعمال کرتا ہے اور کسی بھی انتخابی درخواست کو مسترد کرنے کا حکم منظور کرتا ہے، تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ انتخابی درخواست کبھی بھی مقدمے کی سماعت کے مرحلے تک نہیں پہنچی ؛ لیکن ایک بار جب درخواست دفعہ 85 کے تحت الیکشن کمیشن کی جانچ پڑتال سے گزر جاتی ہے۔ اور اسے مقدمے کی سماعت کے لیے انتخابی ٹربیونل کو بھیج دیا گیا ہے، فریقین کی طرف سے کی گئی کوئی بھی مزید کارروائی یا مذکورہ عرضی کے تحت ٹربیونل کی طرف سے منظور کیا گیا کوئی بھی حکم مذکورہ عرضی کے مقدمے کا حصہ بنے گا۔اس سوال پر اتفاقی طور پر اس عدالت نے ہریش چندر باجپائی بمقابلہ ترلوکی سنگھ میں غور کیا ہے جب وہ ایکٹ کی دفعہ 90، ذیلی دفعہ (2) کے معاملات پر غور کر رہی تھی، اور یہ قرار دیا گیا ہے کہ" مجموعی طور پر پڑھے جانے والے باب III کی توضیعات واضح طور پر ظاہر کرتی ہیں کہ سماعت کو اس وقت سے ٹربیونل کے سامنے پوری کارروائی کے معنی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے جب درخواست دفعہ 86 میں منتقل کی جاتی ہے،جب تک نہ اوارڈ کا اعلان ہو جائے۔" لہذا، اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ حکم دفعہ 90 ،ذیلی دفعہ (3) کے تحت منظور ہوا۔جو مقدمے کی سماعت کے اختتام پر منظور کیا گیا حکم ہے، یہ سچ ہے کہ یہ اپیل کنندہ کی طرف سے اٹھائے گئے قانون کے ابتدائی نکتے پر ایک حکم ہے۔ لیکن اس کے باوجود ابتدائی مسئلے کا فیصلہ بلاشبہ درخواست کے مقدمے کا ایک حصہ ہے اور یہ نہیں کہا جا سکتا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

کہ اس طرح کے ابتدائی نکتے پر منظور کیا گیا حکم مقدمے کے اختتام پر منظور کیا گیا حکم نہیں ہے جب وہ درحقیقت مقدمے کی سماعت ختم کرتا ہے۔

دفعہ 90 ، ذیلی دفعہ (3)فراہم کرتا ہے کہ ٹربیونل ایسی انتخابی عرضی کو خارج کر دے گا جو ذیلی دفعہ 82 ,81 یا 117 کیتوضیعات کے مطابق نہ ہو۔ اس کے باوجود کہ اسے الیکشن کمیشن نے دفعہ 85 کے تحت مسترد نہیں کیا ہے۔ .اس طرح یہ واضح ہوگا کہ انتخابی عرضی کی اہلیت کے خلاف اس بنیاد پر اٹھایا گیا اعتراض کہ مذکورہ بالا دفعات، توضیعات پر تعمیل نہیں کی گئی ہے، الیکشن کمیشن دفعہ 85 کے تحت از خود غور کر سکتا ہے۔ اور اگر اسے برقرار رکھا جاتا ہے تو انتخابی عرضی کو مزید تفتیش کے بغیر خارج کیا جا سکتا ہے ؛ لیکن اگر الیکشن کمیشن دفعہ 85 کے تحت درخواست کو مسترد نہیں کرتا ہے ,پھر وہی اعتراض انتخابی ٹربیونل کے سامنے الیکشن درخواست کے مدعا علیہ کے ذریعے اٹھایا جا سکتا ہے ؛ اور جب یہ اس طرح اٹھایا جاتا ہے تو یہ ابتدائی اعتراض کی نوعیت اختیار کر لیتا ہے اور انتخابی ٹربیونل کے ذریعے نمٹا جاتا ہے کیونکہ کسی بھی ابتدائی اعتراض کو مجموع ضابطہ دیوانی کے تحت دیوانی عدالت کے ذریعے نمٹادیا جائے گا۔اس طرح، ایک ابتدائی اعتراض کی کوشش کی گئی ہے اور ابتدائی اعتراض کے مدعا علیہ کے حق میں ہونے پر فیصلہ انتخابی عرضی کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔اگرچہ فارم میں برخاستگی کا حکم دفعہ 90،ذیلی دفعہ (3) کے تحت مادہ اور قانون میں مقدمے کی سماعت کے اختتام پر منظور کیا گیا حکم ہے اور اسے دفعہ 98 کے تحت حکم سمجھا جانا چاہیے۔یہ وہ نظریہ ہے جو مدھیہ پردیش عدالت عالیہ نے گلشر احمد بمقابلہ انتخابی ٹربیونل میں لیا ہے اور یہ وہ فیصلہ تھا جس کے بعد عدالت عالیہ نے موجودہ کارروائی میں عمل کیا۔لہذا، ہماری رائے میں، اپیل کنندہ کی طرف سے یہ دلیل کہ عدالت عالیہ کے سامنے مدعا علیہ 1 کی طرف سے پیش کی گئی اپیل نااہل تھی، کو مسترد کیا جانا چاہیے۔

دفعہ 90 کی تشکیل کے سوال پر ایک اور نقطہ نظر سے غور کیا جا سکتا ہے۔یہ ٹربیونل کے سامنے طریقہ کار فراہم کرتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ ٹربیونل دفعہ 90 ،ذیلی دفعہ (3) کے تحت انتخابی عرضی کو مسترد کرنے کے لیے مجاز ہے۔لیکن یہ ایک طریقہ کار کی شق ہونے کی وجہ سے یہ کہنا غیر معقول نہیں ہوگا کہ، جب درخواست کو مسترد کرنے کا اصل حکم منظور کیا جائے گا، تو یہ دفعہ 9 توضیعات کے حوالے ہوگا۔اگر ہم ذیلی دفعہ 106 ,103 اور 107 کیتوضیعات پر غور کریں تو اسی نتیجے پر پہنچیں گے۔ یہ تجویز نہیں کیا جا سکتا کہ ٹربیونل کی طرف سے جاری

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کردہ حکم جس میں دفعہ 117 کی عدم تعمیل کے لیے انتخابی عرضی کو مسترد کیا گیا ہو۔دفعہ 103 کے تحت الیکشن کمیشن کو مطلع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یا الیکشن کمیشن کے ذریعے دفعہ 106 کے تحت مناسب اتھارٹی کو منتقل کیا جاتا ہے۔اسی طرح یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس طرح کا حکم ٹریبونل کی طرف سے دفعہ 107 کے ذریعے جاری ہوتے ہی نافذ نہیں ہوگا۔اس طرح یہ محسوس کیا جائے گا کہ اگرچہ ان دفعات کی توضیعات واضح طور پر دفعہ 117 کی عدم تعمیل کی بنیاد پر انتخابی عرضی کو خارج کرنے کے حکم پر لاگو ہوتی ہیں۔ ,مذکورہ دفعات کے لحاظ سے دفعہ 98 یا دفعہ 99 کے تحت منظور کردہ احکامات کا حوالہ دیتے ہیں۔ لہذا، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ فیصلہ کرنا معقول ہوگا، جہاں ٹریبونل دفعہ 90،ذیلی دفعہ(3) میں موجود توضیعات کی بنیاد پر انتخابی عرضی کو مسترد کرتا ہے۔برخاستگی کا حکم دفعہ 98 اسی طرح دفعہ 99(1)(ب) کے تحت کیا گیا سمجھا جانا چاہیے۔جو ٹریبونل کو واجب الادا اخراجات کی کل رقم طے کرنے کا اختیار دیتا ہے اور اس شخص کی وضاحت کرتا ہے جس کے ذریعے اور جس کو شرائط میں ادائیگی کی جائے گی، ان معاملات سے مراد ہے جہاں دفعہ 98 کے تحت حکم دیا جاتا ہے۔ یہ تجویز نہیں کیا جا سکتا کہ، جہاں دفعہ 90 ذیلی دفعہ(3) کے تحت برخاستگی کا حکم منظور کیا جاتا ہے۔ٹریبونل اخراجات کا مناسب حکم نہیں دے سکتا۔یہ شق اس بات کی بھی نشاندہی کرتی ہے کہ حکم دفعہ 90،ذیلی دفعہ(3) کے تحت منظور کیا گیا ہے۔قانون اور اصل میں دفعہ 98(الف) کے تحت منظور شدہ حکم ہے۔یہ سچ ہے کہ ایسے معاملات میں جہاں اس طرح کا حکم منظور کیا جاتا ہے۔دفعہ 99 (1) (الف) عمل میں نہیں آئے گا، لیکن یہ شاید ہی اس پوزیشن کو متاثر کر سکتا ہے جو 90 ذیلی دفعہ(3) کے تحت ایک حکم ہے۔ اس کے باوجود دفعہ 98 کے تحت ایک حکم نامہ ہے۔

ہم یہ بھی شامل کرنا چاہیں گے کہ ایکٹ 58 بابت 1958 کے ذریعے دفعہ 90 ذیلی دفعہ(3) میں ایک وضاحت شامل کی گئی ہے۔جو اس نکتے پر قانون سازی کے ارادے کو واضح کرتا ہے۔یہ وضاحت فراہم کرتی ہے کہ ٹریبونل کا ایک حکم جس میں اس ذیلی دفعہ کے تحت انتخابی عرضی کو مسترد کیا گیا ہو۔دفعہ 98 کے فقرہ(الف) کے تحت دیا گیا حکم سمجھا جائے گا۔ اس وضاحت کے نفاذ کے بعد اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ دفعہ 90 ذیلی دفعہ (3) کے تحت ایک حکم منظور کیا گیا ہے۔ایکٹ کی دفعہ 116 کے تحت اپیل کی جائے گی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

یہ ہمیں اپیل کنندہ کی طرف سے اٹھائے گئے دوسرے نکتے پر لے جاتا ہے کہ عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دینے میں غلطی کی تھی کہ مدعا علیہ 1 نےایکٹ کی دفعہ 117 کی توضیعات تعمیل کی تھی۔ دفعہ 117 میں کہا گیا ہے کہ درخواست گزار درخواست کے ساتھ ایک سرکاری خزانے کی رسید منسلک کرے گا جس میں دکھایا گیا ہے کہ درخواست گزار کے پاس -/1,000 روپے کی رقم جمع ہے۔ اس کی طرف سے یا تو سرکاری خزانے میں یا ریزرو بینک آف بھارت میں الیکشن کمیشن کے سکریٹری کے حق میں درخواست کے اخراجات کی ضمانت کے طور پر بنایا گیا ہے۔موجودہ معاملے میں، مدعا علیہ 1 نے مطلوبہ ضمانتی جمع کرادی ہے، لیکن اس پر زور دیا گیاہے۔کہ ضمانتی ضرورت کے مطابق دفعہ 117.اس طرح سےضمانتی ڈپازٹ جمع نہیں کی گئی ہے۔

کس کے ذریعے	کس لیے	تحت	رقم
شیوپرشاد	بارگی اسمبلی حلقہ انتخاب نمبر 97 ضلع۔ جبل پور۔ مدھیہ پردیش۔ بھارتیہ الیکشن کمیشن، نئی دہلی کے حکم سے بازادائی	رقم الفاظ میں ایک ہزاراورایک روپیہ	1,000روپے
کل رقم 10000روپے			

دلیل یہ ہے کہ ضمانت کو الیکشن کمیشن کے سکریٹری کے نام پر جمع نہیں کیا گیا ہے جیسا کہ دفعہ 117 کے ذریعہ ضروری ہے۔ اور اسے اس شرط کے ساتھ جمع کیا جاتا ہے کہ اسے بھارتیہ الیکشن کمیشن کے حکم سے واپس کیا جائے۔دوسرے لفظوں میں، سیکورٹی کے سلسلے میں بھارتیہ الیکشن کمیشن جو واحد اختیار استعمال کر سکتا ہے وہ مدعا علیہ 1 کو رقم واپس کرنا ہے ؛ اور کمیشناس کے لیے مجاز نہیں ہوگا کہ وہ اپیل کنندہ کو ادا کی جانے والی رقم کی ہدایت

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

کرے چاہے مدعا علیہ 1 کی طرف سے دائر انتخابی عرضی اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جائے۔ہماری رائے میں یہ اعتراض خالصتا تکنیکی ہے۔یہ حال ہی میں اس عدالت نے کامراج نادر بمقابلہ کنجو تھیور کے معاملے میں فیصلہ دیا ہے۔کہ دفعہ 117کی سختی سے یا تکنیکی طور پر تشریح نہیں کی جانی چاہیے اور یہ کہ جہاں بھی یہ دکھایا جائے کہ اس کے تقاضوں کی خاطر خواہ تعمیل ہوئی ہے، ٹریبونل کو دفعہ 90ذیلی دفعہ (3)کے تحت انتخابی عرضی کو مسترد نہیں کرنا چاہیے۔تکنیکی بنیادوں پردر حقیقت یہ واضح ہے کہ کامراج نادر کے معاملے میں جس رسید سے اس عدالت کا تعلق تھا، وہ شاید موجودہ معاملے کی رسید سے کچھ حد تک زیادہ عیب دار تھی۔ "قابلادائی " لفظ کے استعمال پر مبنی دلیل اس حقیقت کو نظر انداز کرتی ہے کہ ضمانت کے لحاظ سے زیر بحث انتخابی عرضی کے سلسلے میں بنایا گیا ہے اور اسے الیکشن کمیشن کے کھاتے میں باضابطہ طور پر جمع کیا گیا ہے۔اس لیے اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر

الیکشن کمیشن کے لیے موقع پیدا ہوتا ہے کہ وہ کامیاب فریق کو اس رقم کی ادائیگی کے بارے میں حکم دے کہ "واپسی "لفظ کے استعمال سے کوئی دشواری نہیں ہوگی۔ہمارا ماننا ہے کہ ضمانت، مدعا علیہ 1 کی طرف سے دفعہ 117 کی ضرورت کے مطابق کی گئی ہے۔ اور موجودہ کارروائی میں الیکشن کمیشن کے اختیار میں ہوگا۔

ہم یہ بھی شامل کرنا چاہیں گے۔ کہ دفعہ 117بعد میں ایکٹ 1958 کے 58 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے اور سیکرٹری کا حوالہ حذف کر دیا گیا ہے۔

نتیجہ یہ ہے کہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے اخراجات کے ساتھ مسترد کیا جانا چاہیے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document